بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیگرافک ایڈریس جمعرات

ٹیلیفون نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۵ ذوالحج ۱۳۸۹ھ ۱۲ تبلیغ ۱۳۴۹ھش ۱۲ فروری ۱۹۷۰ء | نمبر ۳۷

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کامل محبّت اور کامل خوف ـــ یہی دونوں چیزیں ہیں جو گناہ سے روکتی ہیں

محبّت اور خوف کی آگ جب بھڑکتی ہے تو گناہ کے خس و خاشاک کو جلا کر بھسم کر دیتی ہے

"جو لوگ سچّے دل سے خدا کے طالب ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ خدا کی معرفت خدا کے ذریعہ سے ہی میسّر آسکتی ہے اور خدا کو خدا کے ساتھ ہی شناخت کر سکتے ہیں اور خدا اپنی حُجّت آپ ہی پُوری کر سکتا ہے انسان کے اختیار میں نہیں۔ اور انسان کبھی کسی حیلہ سے گناہ سے بیزار ہو کر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ معرفتِ کاملہ حاصل نہ ہو۔ اور اس جگہ کوئی کفارہ مفید نہیں اور کوئی طریق ایسا نہیں جو گناہ سے پاک کر سکے بجز اس کامل معرفت کے جو کامل محبّت اور کامل خوف کو پیدا کرتی ہے۔ اور کامل محبّت اور کامل خوف یہی دونوں چیزیں ہیں جو گناہ سے روکتی ہیں کیونکہ محبّت اور خوف کی آگ جب بھڑکتی ہے تو گناہ کے خس و خاشاک کو جلا کر بھسم کر دیتی ہے۔ اور یہ پاک آگ اور گناہ کی گندی آگ دونوں جمع ہو ہی نہیں سکتیں۔ غرض انسان نہ بدی سے رُک سکتا ہے اور نہ محبّت میں ترقی کر سکتا ہے جب تک کہ کامل معرفت اس کو نصیب نہ ہو اور کامل معرفت نہیں ملتی جب تک کہ انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے زندہ برکات اور معجزات نہ دیئے جائیں۔" (دیباچہ براہینِ احمدیہ حصّہ پنجم صـ۶)

"ایمان کے لئے خشوع کی حالت مثل بیج کے ہے۔ اور پھر لغو باتوں کے چھوڑنے سے ایمان اپنا نرم نرم سبزہ نکالتا ہے اور پھر اپنا مال بطور زکوٰۃ دینے سے ایمانی درخت کی ٹہنیاں نکل آتی ہیں جو اس کو کسی قدر مضبوط کرتی ہیں۔ اور پھر شہواتِ نفسانیہ کا مقابلہ کرنے سے اُن ٹہنیوں میں خوب مضبوطی اور سختی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر اپنے عہد اور امانتوں کی تمام شاخوں کی محافظت کرنے سے درخت ایمان کا اپنے مضبوط تنہ پر کھڑا ہو جاتا ہے اور پھر پھل لانے کے وقت ایک اَور طاقت کا فیضان اس پر ہوتا ہے کیونکہ اس طاقت سے پہلے نہ درخت کو پھل لگ سکتا ہے نہ پھول۔"

(ضمیمہ براہینِ احمدیہ حصّہ پنجم صـ۵۱ حاشیہ)

اخبار احمدیہ

● ربوہ ۱۱ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے سے تو اچھی ہے لیکن ابھی پوری طرح ٹھیک نہیں ہوئی۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

حضور ایدہ اللہ کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔

● ربوہ ۱۱ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گزشتہ رات دل کی تکلیف کے باعث بہت ناساز رہی۔ آج صبح نمازِ فجر کے بعد سے شدید صرد کی تکلیف ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

● جن امراء و صدر صاحبان نے ابھی تک سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کے حفظ کے بارے میں رپورٹیں نہیں بھجوائیں اُن سے درخواست ہے کہ وہ ۲۱ فروری سے قبل اپنی اپنی جماعتوں کی رپورٹیں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

جامعہ نصرت کی سالانہ کھیلیں

جامعہ نصرت کی سالانہ کھیلیں ایک ناگزیر وجہ کی بناء پر یکم فروری کو منعقد نہیں ہو سکی تھیں اب انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ فروری بروز جمعرات بوقت دس بجے صبح حضرت سیدہ امۃ متین صاحبہ اِس تقریب کا افتتاح فرمائیں گی اور تین بجے سہ پہر حضرت سیدہ بیگم صاحبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ انعامات تقسیم فرمائیں گی۔ جن محترم خواتین کو اس تقریب میں مدعو کیا گیا ہے وہ اپنی شرکت سے ممنون فرمائیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

یومِ مصلح موعود

۲۰ فروری کو "یومِ مصلح موعود" ہے جماعتِ احمدیہ اِس تقریب پر جلسے کرتی آئی ہے۔ امسال ۲۰ فروری کو جمعہ کا دن ہے جو جماعتیں سہولت سے جمعہ کے دن اپنے ہاں جلسہ منعقد کر سکتی ہیں وہ ضرور کریں اور جو اتوار کو جلسہ کر سکیں وہ ۲۲ تبلیغ مطابق ۲۲ فروری جلسہ کر لیں۔ یہ جلسے اس دن کی شان کے شایاں ہونے چاہئیں۔ جلسے کر کے نظارت ہذا کو رپورٹ بھجوائی جائے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ تبلیغ ۱۳۴۹ ہش

انسانی عقل محدود ہے

حقیقت یہ ہے کہ انسانی عقل کی دسترسی خواہ کتنی بھی ہو وہ ان حدود سے آگے نہیں جا سکتی جو انسانی حواس کے لئے مقرر ہیں۔ یہ تو ممکن ہے کہ بعض حقائق انسانی حواس کی پہنچ میں نہ آئیں جیسا کہ سائنس کی رفتارِ ترقی سے عیاں ہے لیکن یہ ممکن نہیں ہے کہ انسانی حواس ان حقائق تک پہنچ سکیں جن تک اس کی رسائی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو غیب پر ایمان لانے کے لئے فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ

لاتدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار

یعنی انسانی حواس اللہ تعالےٰ کو جو غیب ہے پا نہیں سکتے البتہ اللہ تعالےٰ چاہے تو اس کے حواس پر نزول کر سکتا ہے۔

اس سے جو امر واضح ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ غیب کوئی خلاء نہیں ہے ورنہ غیب پر ایمان لانے کے کیا معنی ہوتے۔ اس طرح جو لوگ کہتے ہیں کہ مادہ قدیم سے بعض خاصیتیں رکھتا ہے بے معنی ہو جاتا ہے۔ اگر قدیم میں کسی ایسی ہستی کا وجود نہ ہو جس نے نہ صرف مادہ میں یہ خاصیتیں رکھی ہیں بلکہ خود مادہ کو پیدا کیا ہے کیونکہ اگر اس نے مادہ کو پیدا نہیں کیا تو اس میں خاصیتیں کس طرح ڈال دیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اسلام میں جو اعتقاد ہے کہ وہ قادر مطلق ہے صحیح ہے کیونکہ اگر قدیم وجود کو قادر مطلق نہ مانا جائے تو یہ پُرحکمت کارخانۂ کائنات وجود ہی میں نہیں آ سکتا۔

ایک دوسرے زاویہ سے بھی مادہ کی یہ صلاحیتیں مخلوق ثابت ہوتی ہیں اور وہ یہ ہے کہ ہر جاندار شئے میں خودی کا جو احساس ہے وہ یقیناً مادہ کی قدیم ذاتی صلاحیتوں میں سے نہیں سمجھا جا سکتا۔ کیمیائی عمل سے آگ ضرور وجود میں آ جاتی ہے اسی طرح دو گیسوں کے ملنے سے پانی ضرور بن جاتا ہے لیکن انسانی عقل یہ نہیں سمجھ سکتی کہ جاندار چیز میں خودی کا احساس بھی کیمیائی عمل سے ظہور پذیر ہو سکتا ہے۔

یہی نہیں کہ انسان میں اپنی خودی کا احساس موجود ہے بلکہ اس کو اپنی صلاحیتوں کے محدود ہونے کا بھی احساس ہے۔ وہ اپنی زندگی کی ضرورتوں کی تکمیل دوسری اشیاء کی مدد کے بغیر نہیں کر سکتا۔ اسی بنیاد پر ہمیں یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ

ایاک نعبد و ایاک نستعین

یعنی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ عبادت انسان کا سب سے ارفع اور اعلےٰ فعل ہے اس لئے عبادتِ الٰہیہ کی مثال لی گئی ہے ورنہ انسان حقیقت میں کوئی حرکت کوئی فعل نہیں کر سکتا جس میں وہ اللہ تعالےٰ کی مدد نہ لیتا ہو۔ انسان کے ہاتھ پاؤں۔ دل و دماغ اس کے اپنے پیدا کردہ نہیں ہیں۔ اگر وہ ان سے کام لیتا ہے تو گویا وہ اس سے مدد لیتا ہے جس نے یہ چیز بنائی ہے۔ یہ اعضاء چونکہ اللہ تعالےٰ ہی نے اس کو دیئے ہیں اس لئے اگر ہم ان کو استعمال کرتے ہیں تو طوعاً و کرہاً ہم اللہ تعالےٰ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ الغرض انسان یا حیوان یا کوئی دوسرا جاندار باوجود اپنی خودی کے احساس کے کوئی حرکت نہیں کر سکتا جب تک وہ اپنے خالق کی مدد حاصل نہ کرے۔

خود اس حقیقت سے واضح ہو جاتا ہے کہ مادہ میں جو صلاحیتیں ہیں وہ کسی ایسے وجود کا کارنامہ ہے جو قادر مطلق بھی ہے اور قدیم بھی ہے۔ ایک مادہ پرست مادی صلاحیتوں کو قدیم کہہ کر نہیں ٹال سکتا۔ کیونکہ قدیم اپنا کوئی وجود نہیں رکھتا جب تک کسی قدیم ذات کو نہ مانا جائے۔ جس طرح غیب کی اپنی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ جب تک ایسے وجودوں کو نہ مانا جائے جو ہمارے حواسِ خمسہ کی گرفت میں نہیں آ سکتے۔ الغرض الفاظ غیب اور قدیم اس حدبندی کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں جو انسان کے حواس کی گرفت اور اس گرفت سے ارفع و بالا ہیں۔ قدیم ایسے زمانہ کو کہتے ہیں جو ہمارے وقت کے تصوّر سے ارفع و بالا ہے جو ہمارے حواس کی گرفت میں نہیں آتا۔

(باقی)

حضرت سیّدہ اُمِّ مظفر احمد صاحبہؓ کی یاد میں

آج آئی ہے خبر ربوہ سے اِک تاریک و تیر
چھُپ گیا ہے یعنی اِس دُنیا سے اِک بدرِ منیر

چل بسی ہے آج اِس دُنیا سے وہ خاتونِ پاک
جس کے دم سے جِی رہا تھا گھر کا ہر صغر و کبیر

جو سخی تھی اور غنی تھی اور نیک و پاک تھی
پارسا پرہیزگاری اور توکّل کی نظیر

جس کے دَر سے کوئی بھی خالی نہ جاتا تھا بشر
مُفلس و نادار و مسکین و یتامیٰ و فقیر

دینِ احمد پر فدا راہِ خُدا کی جاں نثار
احمدیت کا ستوں لجنہ اماء اللہ کی میر

در صفاتِ دین و دُنیا باہمہ موصوف تھی
علمِ دین و دُنیوی کی گویا تھی کنزِ کثیر

ذُرّیاتِ حضرتِ مہدیؑ ہے ساری غمزدہ
ہو گیا خالی ہے جن کا اِک بزرگانہ سریر

سب کو روتا چھوڑ کر ذاتِ خُدا سے جا ملی
ہو گئی دارِ فنا سے جاودانی کی سفیر

کرتے ہیں خُدّامِ مہدیؑ سب ترے حق میں دُعا
جن میں ہے فیروز بھی اِک صورتِ عشرِ عشیر

فریضۂ حج اور اس کے بنیادی مقاصد

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

(۱)

ماہ ذوالحجہ کا چاند نوید مسرت لے کر نکل چکا ہے۔ خوش قسمت مسلمان ان مبارک ایام میں فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے مکہ معظمہ میں اکناف عالم سے والہانہ جذبہ و عشق سے تحمید و تمجید و تکبیر کے کلمات کا ورد کرتے ہوئے جمع ہو رہے ہیں۔ ہجرت کے پانچویں سال فریضہ حج خدا تعالےٰ کی وحی سے ہر اس مسلمان پر فرض کیا گیا جس کے پاس اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے مناسب اور واجبی اخراجات ہوں۔ اس کی جسمانی صحت اچھی ہو۔ اور اس کی زندگی اس سفر حج میں ہر قسم کے خطرہ سے محفوظ ہو۔

فریضہ حج کا مرکزی نقطہ ان عظیم الشان تاریخی ہستیوں اور مقامات مقدسہ کی زیارت ہے جن کے ذریعہ اس قسم کے واقعات منصۂ شہود پر آئے۔ جو دنیا میں توحید کے قیام اور اشاعت کا باعث ہوئے۔ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت اسمٰعیلؑ۔ حضرت ہاجرہ اور سب سے بڑھ کر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس یادگاروں نے دنیا میں دائمی اور نہ مٹنے والے نقوش اور اثرات کی بنیاد رکھ دی ہے۔ جو قلوب سے ہرگز محو نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ان واقعات اور روایات میں غیر معمولی عقیدت۔ فدائیت محبت اور اطاعت کے جذبات موجزن ہیں

(۲)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی سوتیلی والدہ حضرت سارہ نے حضرت ہاجرہ سے خفگی اور ناراضگی کی بنا پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایک دن کہا کہ آپ ہاجرہ اور اس کے بیٹے اسمٰعیل کو ہم سے الگ کر دیں۔ حضرت ابراہیمؑ کو اس امر سے انتہائی حزن اور فکر دامنگیر ہوا۔ مگر اس غم اور ناراضگی کے پیچھے خدائی تقدیر اور حکمت کارفرما تھی۔ تقدیر خداوندی دنیا میں انقلاب پیدا کرنا چاہتی تھی۔ خدا تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا۔

"رنجیدہ مت ہو اور اس بات کو برا نہ جان بچہ جیسے سارہ کہتی ہے۔ ویسے ہی کر اسحٰق بھی تیری اولاد ہے۔ مگر مجھے ہاجرہؓ کے فرزند سے ایک قوم بنانا ہے۔"

(پیدائش ۲۱/۱۲)

حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے خدا تعالےٰ پر توکل کرتے ہوئے حضرت ہاجرہؓ اور اپنے بیٹے کو ہمراہ لیا اور رخت سفر باندھ لیا۔ یہ مبارک قافلہ ماں۔ باپ۔ اور بیٹے پر مشتمل سینکڑوں میل کا سفر طے کرتا ہوا صحراؤں اور وادیوں سے گزرتا ہوا ایک بے آب و گیاہ جگہ میں ڈیرہ لگاتا ہے۔ حضرت ابراہیم کے سامنے صفا اور مروہ کی سیاہ اور تپتی ہوئی پہاڑیاں تھیں۔ جہاں تمازت آفتاب کی شدت اور سنگریزوں کے سوا کسی چیز کا نام و نشان نہ تھا۔ اس حالت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا تعالےٰ سے یوں مخاطب ہوتے ہیں:۔

رَبَّنَآ اِنِّیٓ اَسۡکَنۡتُ مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ بِوَادٍ غَیۡرِ ذِیۡ زَرۡعٍ عِنۡدَ بَیۡتِکَ الۡمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَہۡوِیۡۤ اِلَیۡہِمۡ وَ ارۡزُقۡہُمۡ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّہُمۡ یَشۡکُرُوۡنَ۔

(ابراھیم ۳۸)

اے ہمارے رب میں نے اپنی اولاد کا ایک حصہ تیرے قابل عزت گھر کے پاس ایک ایسی وادی میں لا کر بسایا ہے جہاں کسی قسم کا سبزہ اور کھیتی نہیں ہے۔ اے میرے خدا یہ سب کچھ میں نے صرف اس نیت سے کیا ہے۔ تا وہ صحیح رنگ میں تیری عبادت کریں۔ اس لئے تو عوام کی توجہ اور میلان کو ان کی طرف مائل کر دے۔ اور ان کو مختلف اقسام کے پھلوں سے رزق دیتا رہیو۔ تاکہ یہ تیرے احسانات کا شکریہ ادا کرتے رہیں۔

آیت بالا جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقام توکل پر روشنی ڈالتی ہے۔ وہاں اس آیت میں عظیم الشان روحانی انقلاب کی پیشگوئی کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ جس کا تعلق رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ سے ہے۔

آپ خدائی ارشاد کے مطابق اپنی بیوی اور بچے کو اس وادی غیر ذی زرع میں چھوڑ کر جب واپس جا رہے تھے۔ تو حضرت ہاجرہ بھی آپ کے پیچھے ہو لیں۔ اور رقت آمیز لہجہ میں پوچھا

یا ابراھیم این تذھب وتترکنا فی ھذا الوادی الذی لیس فیہ انیس ولا شئی فقالت لہ ءالله امرک بھذا قال نعم قالت اذن لا یضیعنا الله

(بخاری جلد اوّل)

اے ابراہیم آپ ہمیں اس وادی میں چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں؟ جس میں نہ کوئی مونس ہے۔ اور نہ کوئی اور چیز کیا اس امر کا آپ کو خدا تعالےٰ نے حکم دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں! اس پر ہاجرہ نے کہا تو پھر اللہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا

حضرت ہاجرہ نے حضرت ابراہیمؑ کے ارشاد کی تعمیل والہانہ جذبہ سے کی۔ حضرت ابراہیمؑ نے واپسی کے وقت حضرت ہاجرہ کو ایک مشکیزہ پانی اور ایک تھیلا کھجوروں کا دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد یہ زاد راہ ختم ہو گیا۔ اور چھوٹے بچے اسمٰعیل کو پیاس نے نڈھال کر دیا۔ ماں سے بیٹے کی پیاس اور اضطرابی کیفیت کو دیکھا نہ جاتا تھا۔ اس انتہائی نازک حالت میں حضرت ہاجرہؓ کبھی صفا اور کبھی مروہ پر دوڑتیں مگر پانی کا ایک قطرہ بھی نہ مل سکا۔ لخت جگر اسمٰعیل شدت پیاس سے چلا رہا ہے۔ اس کی چیخیں حضرت ہاجرہؓ کو صفا اور مروہ پر بار بار دوڑنے پر مجبور کر رہی ہیں۔ شاید کوئی قافلہ وہاں سے گزر رہا ہو۔ مگر پانی کہاں سے آئے۔

بالآخر جب حضرت ہاجرہ آنسو بہاتی ہوئیں خدا تعالےٰ کے حضور انتہائی سوز اور رقت دعا کرتی ہوئیں صفا اور مروہ پہاڑیوں کا ساتواں چکر (طواف) کاٹ چکیں تو فرشتے نے آواز دی۔

اے ہاجرہ اللہ نے تیری اور تیرے بچہ کی آواز سن لی۔

حضرت ہاجرہ اس پرشوکت غیبی آواز کے سنتے ہی اپنے بچے کے پاس پہنچتی ہیں۔ تو دیکھا کہ پانی کا ایک چشمہ پھوٹ رہا ہے۔ یہ دیکھتے ہی آپ سجدہ شکر بجا لائیں۔ بچہ کے خشک حلق اور ہونٹوں کو پانی سے تر کیا۔ اور آپ کی جان میں جان آئی۔

سبحان اللہ! اللہ تعالےٰ نے نامساعد حالات میں اس سنگلاخ اور بے آب و گیاہ زمین سے ایک چشمہ جاری کر دیا۔ مایوسی مسرت اور انبساط سے تبدیل ہو گئی۔ حضرت ہاجرہؓ کے سامنے اب نئی زمین اور نیا آسمان تھا بڑے بڑے قافلے یہاں سے گزرنے لگے۔ اور شہر مکہ کی بنیاد پڑ گئی۔ اور اس چشمہ کا نام زمزم رکھا گیا۔ کیونکہ عربی میں ماء زمزم کے معنے ماکان بین الملیح والعذب یعنی ایسا پانی جو نمکین اور شیریں کے درمیان ہو اور درمیانی حیثیت رکھتا ہو

(۳)

کیا حضرت ابراہیمؑ نے حضرت ہاجرہ اور اسمٰعیل علیہ السلام کو اس بے آب و گیاہ وادی میں اس لئے آباد کیا تھا۔ کہ وہ بھوک اور پیاس کی مصیبت کو برداشت کریں۔ اور چلچلاتی ہوئی دھوپ میں اپنے لیل و نہار گزاریں۔

ہرگز نہیں! اس ہجرت سے دراصل ایک عظیم الشان انقلاب کی بنیاد رکھی جانی تھی۔ جس کا تعلق قیام توحید ہستی باری تعالےٰ کے وجود۔ بعثت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے منصۂ شہود پر آنے سے تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام (جیسا کہ تاریخ سے ثابت ہے) کبھی کبھار حضرت ہاجرہ اور اسمٰعیل کو دیکھنے کے لئے یہاں آیا کرتے تھے۔

چوتھی بار جب آپ تشریف لائے تو آپ نے ارشاد خداوندی سے خانہ کعبہ کی پرانی بنیادوں پر ہی تعمیر شروع کر دی۔ اس مقدس گھر کی تعمیر میں باپ اور بیٹے نے حصہ لیا۔ اپنے مبارک ہاتھوں سے پتھروں کو رکھا اور دیواروں کو بلند کیا۔ قرآن کریم اس خانہ کعبہ کی تعمیر کا ذکر یوں کرتا ہے۔

اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ہُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ۔ (آل عمران ۹۷)

یعنی پہلا گھر جو لوگوں کے فائدہ کی غرض سے خدا کی عبادت کے لئے بنایا گیا وہ وہی ہے جو مکہ کی وادی میں ہے جو بہت

ہی بابرکت ہے اور ساری دنیا کے لئے باعث ہدایت ہے۔ باپ اور بیٹے جب دونوں اس خانہ کعبہ کی تعمیر میں مصروف تھے۔ اس وقت وہ اس وادی میں جس رقت سوز اور تڑپ سے دعائیں کر رہے تھے۔ اس کا ذکر بڑے ہی دلنشین الفاظ میں قرآن کریم یوں کرتا ہے۔

وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰھٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَا اُمَّۃً مُّسْلِمَۃً لَّکَ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَیُزَکِّیْھِمْ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔

(البقرہ ۱۲۸-۱۳۰)

یاد کر اس وقت کو جب ابراہیم اور اسمٰعیل اس گھر کی بنیادوں کو اٹھا رہے تھے اور وہ دعا کر رہے تھے اے ہمارے رب تو ہم دونوں کو اپنے فرمانبردار بندے بنا۔ اور ہماری ذریت میں سے بھی فرمانبردار جماعت بنا۔ ہم کو عبادت اور حج کے نتائج دکھا۔ اور ہماری طرف رجوع برحمت ہو یقیناً تو رجوع برحمت ہونے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور اے ہمارے رب تو اپنا ایک رسول ان میں سے مبعوث کیجیو جو تیرے نشانات ان کو سنائے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھائے۔ اور ان کا تزکیہ کرے۔ یقیناً تو غالب اور حکمت والا ہے۔

یہ وہ عظیم الشان تاریخی دعا ہے جو ابوالانبیاء حضرت ابراہیمؑ نے کی اور خدا تعالےٰ کے فرشتے آپ کی دعاؤں کو آمین آمین کہتے جا رہے تھے۔ پیش آمدہ واقعات نے تصدیق کی۔ اور اس دعا کے ثمرات و نتائج ہم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں۔ اسی دعا کے پیش نظر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

انا دعوۃ ابراھیم

گویا میں حضرت ابراہیمؑ کی دعا کا ثمرہ ہوں۔

(۴)

باپ اور بیٹے نے اپنے مبارک ہاتھوں سے اس خانہ کعبہ کی تعمیر مکمل کی۔ بعد ازاں آپ کو ارشاد ربانی ہوتا ہے۔

وَطَھِّرْ بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْقَآئِمِیْنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔

(الحج ۲۷-۲۸)

اللہ اکبر! بے آب و گیاہ وادی میں ابراہیمی دعا کو شرف قبولیت کا مقام دے دیا جاتا ہے۔ نہ صرف دائمی قبولیت بلکہ اس دعا کے نتیجہ میں مہتم بالشان پیشگوئی کی گئی۔ چنانچہ ہر سال یہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے۔ فرزندان اسلام کے قافلے مشرق و مغرب اور جنوب و شمال سے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ پہنچتے ہیں۔ تمام مواصلاتی وسائل اس غرض کیلئے حرکت میں آجاتے ہیں۔ اور آج بڑے بڑے ہوائی اور سمندری جہاز جدہ پہنچ رہے ہیں۔

(۵)

حج ایک ایسی عاشقانہ عبادت ہے جو تزکیہ نفس کے لئے بہترین وسیلہ ہے حج کے جملہ احکام و آداب میں خدا تعالےٰ کی ہستی کا اعتراف ہے۔ اپنے گناہوں اور غلطیوں کو تسلیم کر کے خدا تعالےٰ کی رضا کے حصول کے لئے کوشش ہے۔ جبکہ فرزندان توحید خدا تعالےٰ کے حضور رقت اور سوز سے اپنی باطنی کیفیت کا ان الفاظ میں یوں اظہار کرتے ہیں

لبیک اللھم لبیک
لبیک لا شریک لک
لبیک ان الحمد والنعمۃ
لک والملک لا شریک
لک۔

اے خدا حاضر ہوں آپ کے احکام کی اطاعت کے لئے میرے اللہ میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں یقیناً تو ہی ہر تعریف اور نعمت کا مستحق ہے۔ ساری بادشاہت تیری ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

الفاظ بالا میں کامل انکساری ہے۔ گویا عاشق اپنے معشوق کے گرد طواف کرتا ہے۔ حج کا یہ سارا نظارہ جب آنکھوں کے سامنے آتا ہے۔ تو دل موم ہو جاتا ہے اور یہ نظارہ انسان کو بے قرار کر دیتا ہے اس قسم کے پاکیزہ جذبات اور مخلصانہ روح کے ساتھ جو حج کیا جاتا ہے۔ اس کے متعلق حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

من حج للہ فلم یرفث
ولم یفسق رجع کیوم
ولدتہ امہ

یعنی جس نے صرف رضاء ربانی کے لئے حج کیا اور ہر قسم کے خیالات بد اور فسق و فجور سے پرہیز کی۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے آج ہی اس کو اس کی والدہ نے جنا ہے۔

یعنی ایسا شخص معصوم ہو جاتا ہے۔ گویا حج انسان کو اخلاق حسنہ کا حامل بنا دیتا ہے۔

(۶)

فریضہ حج جہاں عبادت ہے جس کے ذریعہ ایک مسلمان اپنے گناہوں اور آلائشوں کو کلیۃً دھو دیتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے حضور وہ مقبول و محبوب بن جاتا ہے۔ وہاں فریضہ حج سے مسلمانوں کی عالمی اخوت کا ہر سال احیاء ہوتا ہے۔ اسلام قومیت۔ رنگ نسل کے امتیاز کو جائز قرار نہیں دیتا۔ بلکہ اس نظریہ کو تنگ نظری پر محمول قرار دیتا ہے۔ کیونکہ یہ امتیاز باہمی جنگ و جدال اور نفرت و حقارت کے جذبات کو پیدا کرتا ہے۔ اور طبقاتی جنگ کا باعث ہے۔ مگر افسوس صد افسوس کہ مسلمانوں نے رفتہ رفتہ خدا اور اس کے رسول کے ارشادات کو نظر انداز کر دیا۔

حج کا فریضہ مسلمانوں کی داخلی قوت اور باہمی اخوت کا بھی مظہر ہے۔ جبکہ مسلمان دنیا کے ہر خطہ سے ایک مرکز میں حاضر ہوتے ہیں۔ ایک ہی قسم کے لباس میں وہ صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کا طواف کرتے ہیں۔ وہاں ہر شخص اپنے آپ کو ایک ہی رنگ میں رنگین کر لیتا ہے چاہے وہ کسی رنگ و نسل اور قومیت کا ہو۔ اگر فریضہ حج کی بنیادی غرض و غایت کو عملی رنگ دیا جاتا تو آج عالم اسلامی کی اور ہی حالت ہوتی۔ غیر مسلم محققین بھی بھی فریضہ حج کی افادی اہمیت کا اعتراف کرتے ہیں۔ چنانچہ مشہور لبنانی مسیحی مورخ ڈاکٹر ہٹی (Hitti) اپنی مشہور تصنیف "تاریخ العرب" میں فریضہ حج کی فلاسفی کے ضمن میں تحریر کرتا ہے۔

ولا یزال الحج علی کر العصور نظاماً ولا یبارٰی فی تشدید عری التفاھم الاسلامی والتالیف بین مختلف طبقات المسلمین ..... ولا شک ان الاجتماع فی مواسم الحج ای خدمۃ کبرٰی فی ھذا السبیل۔

یعنی بلاشبہ فریضہ حج باوجود صدیوں کے گزرنے کے مسلمانوں کے مختلف طبقات میں باہمی تعلقات کے استوار کرنے میں بطور بنیاد کے کام کر رہا ہے۔ حج کے ایام میں یہ اسلامی اجتماع اس غرض کے لئے عظیم خدمت سرانجام دے رہا ہے۔

قرآن کریم نے حج کے فوائد کے ضمن میں ذکر کیا ہے۔

لیشھدوا منافع لھم

تاکہ حجاج فریضہ حج کے فوائد دیکھ سکیں۔ لفظ منافع میں اللہ تعالےٰ نے ان اجتماعی۔ دینی اور دنیاوی فوائد کو بیان کیا ہے۔ جو فریضہ حج کے ذریعہ سے مقصود ہیں۔

الغرض فریضہ حج علاوہ عبادت کے ہمیں یہ سبق بھی دیتا ہے کہ مختلف ممالک اور اقوام کے مسلمانوں کو ایک مرکز میں اکٹھے کر کے اسلام کی عالمی اخوت کا احیاء کرنا چاہیئے۔

اپنے نادار بھائیوں کی دعائیں حاصل کریں

جن احباب کو اللہ تعالےٰ نے دینی دولت و خوشحالی کے ساتھ دنیاوی اموال سے بھی نوازا ہے۔ اور ان کے پاس اتنا مال ہے کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو۔ تو چاہیئے کہ وہ اللہ اور اللہ کے رسولؐ کے حکم کی تعمیل میں اپنے اموال پر زکوٰۃ ادا کریں۔ یہ رقم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی نگرانی میں بیت المال، مساکین اور دوسرے مستحق افراد کی بہبود پر صرف کی جاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسے اموال جن کا ایک حصہ مخلوق خدا پر صرف ہوتا ہے ہر لحاظ سے بابرکت ہو جاتے ہیں اور وہ بڑھتے ہیں گھٹتے نہیں۔

پس ایسے احباب جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو وہ زکوٰۃ ادا فرما کر اللہ تعالےٰ کی رضا اور نادار بھائیوں کی دعائیں حاصل کرنے والے بنیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

محبت الٰہی اور اس کی اہمیت

(از مکرم میاں غلام رسول صاحب پنشنر۔ بلاک ڈی ڈیرہ غازیخان)

انسان کی پیدائش کی غرض اللہ تعالےٰ کی عبادت ہے۔ ایسی عبادت اور اطاعت جس کی بنیاد محبت پر ہو۔ یہ حقیقت ہے کہ جس عمل کے پیچھے محبت اور اخلاص نہ ہو وہ قابل پذیرائی نہیں اللہ تعالےٰ کی نگاہ تو دل پر ہوتی ہے وہی جانتا ہے یہ شخص عمل کس جذبہ سے کر رہا ہے۔ اگر عمل اس کی رضا کے لئے ہے۔ تو وہ قبول ہو جاتا ہے ورنہ رد کر دیا جاتا ہے۔ اسی لئے فرمایا۔ لن ینال اللہ لحومھا ولا دماءھا ولکن ینالہ التقوٰی منکم۔ یعنی تمہاری قربانیاں اور گوشت مجھ تک نہیں پہنچتے۔ صرف وہی کیفیت مجھ تک پہنچتی ہے۔ جس کے زیر اثر تم وہ عمل کر رہے ہوتے ہو۔ پس ہر جگہ اخلاص اور صدق کی قدر ہے۔ یہی بات ایک اور طرح سے بھی سمجھ میں آسکتی ہے۔ ایک شخص جو اجرت کے لئے کام کر رہا ہو۔ اس کی طرف محبت کا التفات نہیں ہوتا۔ یہی سمجھا جاتا ہے کہ یہ شخص مزدوری حاصل کرنے کے لئے کام کر رہا ہے۔ مگر ایک اور شخص جو محبت کے جذبہ سے خدمت کر رہا ہو۔ اس کا مقصود اجرت یا مزدوری نہ ہو۔ محض مالک کی رضا ہو۔ اور وہ ہر وقت جاں نثار کرنے کے لئے بھی تیار ہو تو ایسا شخص نوکر نہیں بیٹا یا دوست سمجھا جاتا ہے۔ اسی کی خدمت قابل قدر ہے۔ اقبال نے کہا ہے ؎

جس کا عمل ہے بے غرض اس کی جزا کچھ اور ہے
حور و غلام سے گزر بادہ و جام سے گزر

محبت بھی دو قسم کی ہوتی ہے ایک صفاتی اور دوسری ذاتی۔ صفاتی محبت تو وہ ہے کہ جب تک وہ صفت رہے محبت بھی رہے ورنہ ختم ہو جائے لیکن ذاتی محبت مٹ نہیں سکتی اور یہی اصل محبت ہے۔ اگر محبت ذاتی ہو جائے تو چاہے محبوب تغافل کرے یا ستم کرے۔ محبت میں کمی نہیں کرتی وہ تغافل کو کرم اور جفا کو عطا سمجھتا ہے اور اس کا جذبہ عشق اور تیز ہو جاتا ہے

حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ جنتیوں سے پوچھیں گے کہ بتاؤ تم میں سے کون ہے جو دنیا میں واپس جانا چاہتا ہے جنتی کہیں گے خدایا۔ اب دنیا میں جا کر کیا کریں گے اب حال کیا رکھا ہے۔ مشکل سے تا قرب ملا ہے۔ اب وہاں جانے کا کیا کام لیکن شہید کہیں گے۔ خدایا ہم دنیا میں جانا چاہتے ہیں۔ یہی آرزو ہے کہ دنیا میں جائیں اور پھر تیری راہ میں قربان ہوں پھر زندہ ہوں۔ پھر شہید ہوں پھر زندہ ہوں پھر شہید ہوں۔ غرض یہی دور چلتا ہے۔ کیونکہ تیری راہ میں جان دیتے وقت جو مزا ملا تھا وہ کسی اور چیز میں نہیں۔ اس وقت جو ہمارا اعزاز و اکرام ہوا تھا۔ اور جس محبت کی نظر سے تو نے اس وقت دیکھا تھا۔ وہ ہمیں بھول نہیں سکتا۔ دل چاہتا ہے کہ وہ کیفیت ہمیشہ تازہ رہے

پس محبت ہی ہے جو قرب عطا کرتی ہے دنیا کی نظر میں فاصلے ہوں۔ تو ہوں لیکن عشق کے آگے فاصلے کا کوئی سوال نہیں۔ جو وجود نگاہوں میں بس رہا ہو دل میں جاگزیں ہو۔ خیالات میں ہو تصورات میں ہو۔ وہ دور کیسے ہو سکتا ہے۔ وارثے نجد ہزار دور سہی لیکن قیس اس بُعد کو تسلیم نہیں کرتا۔ اس کے لئے منزل لیلےٰ دور نہیں۔ اور یہ سچ ہے کہ ؎

اگر دل محرم راز جمال یار ہو جائے
یہیں اک طور بن جائے یہیں دیدار ہو جائے

انسان دنیا میں اسلئے بھیجا گیا ہے کہ وہ محبوب ازل کی تلاش کرے۔ اور اس سے محبت کرے۔ قرآن حکیم میں ہے۔ والذین اٰمنوا اشد حبا للہ۔ یعنی مومن کو تو شدید محبت اللہ تعالےٰ سے ہوتی ہے اور یہی علامت اسکے مومن ہونے کی ہے اگر اللہ تعالےٰ کی محبت اسکے دل پر غالب ہے تو وہ سچا مومن ہے۔ ورنہ نہیں۔ اسی لئے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اگر دنیا میں کسی اور کے لئے محبت جائز ہوتی تو میں ابوبکر سے محبت کرتا۔ مگر محبت صرف اللہ تعالےٰ کے لئے خاص ہے۔ باقی مخلوقات کے لئے اخوت اور برادری ہے۔

پس اللہ تعالےٰ انسان سے یہ چاہتا ہے۔ کہ وہ اس سے خالص محبت کرے اور اسی کا ہو جائے۔ وہ غیر مشروط اطاعت اور محبت چاہتا ہے وہ اپنی محبت میں کسی کو شریک نہیں کرنا چاہتا۔ کیونکہ اس کی غیرت شرکت کو گوارا نہیں کرتی۔ جس دل میں اللہ تعالےٰ کے سوا کسی اور کی محبت ہو۔ وہ رد کر دیا جاتا ہے۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ انسان کے دل سے یہ آواز آئے "ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العٰلمین" اور جب تک یہ کیفیت نہ ہو۔ انسان کسی قدر کے لائق نہیں۔ دل تو اللہ تعالےٰ نے اپنے لئے بنایا ہے۔ اگر اسمیں غیر کا سودا ہو یا دنیاوی خواہشات ہوں تو وہ کس طرح قبول ہو سکتا ہے۔ وجہ تخلیق آدم تو اللہ تعالےٰ کی محبت اور معرفت ہے انسان کے خمیر میں اللہ تعالےٰ نے اپنی محبت پوشیدہ کر رکھی ہے اور وہ اسی جذبہ کے ماتحت حسن ازلی کی تلاش میں رہتا ہے۔ اور جب وہ اسے نہیں پاتا تو اپنے ذوق کی تسکین کے لئے دوسری مخلوقات سے محبت کرنے لگ جاتا ہے وہ مجاز کو حقیقت سمجھ لیتا ہے اور اسی میں لذت پاتا ہے۔ اور یہ سچ ہے کہ محبت میں جو لذت ہے وہ دنیا کی کسی اور چیز میں نہیں۔ اسی لذت کو وہی سمجھتے ہیں۔ جو اس کوچہ کے آشنا ہیں۔

غرض اللہ تعالےٰ کی محبت تو ایک پاکیزہ اور بہت بلند چیز ہے اور جسے حاصل ہو جائے۔ اس کی خوش قسمتی میں کیا شک ہے لیکن ادنےٰ مخلوق کی محبت کو بھی انسان آسانی سے نہیں چھوڑ سکتا

انسان ایک ادنےٰ مخلوق کی محبت میں جو سراسر عارضی اور بے بنیاد ہے لذت پاتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کی محبت میں جو پاکیزہ اور دائمی ہے۔ کتنی لذت ہو گی۔ پس کتنا مبارک اور خوش قسمت ہے وہ انسان جسے اللہ تعالےٰ سے ذاتی محبت ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جس شخص کو زندگی میں صرف ایک بار ہی اللہ تعالےٰ کی محبت کا جلوہ نظر آ جائے تو وہ ساری عمر اسی سے مست رہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل اللہ اور عارفین جنہوں نے اللہ تعالےٰ کی محبت کو پا لیا ہوتا ہے ہر وقت اسی میں سرشار رہتے ہیں۔ اور ان کے لئے خدا کی راہ میں جان دینا آسان ہو جاتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ محبت ہی تمام اعمال کا سرچشمہ ہے عقل گریز کی راہیں تلاش کرتی ہے لیکن عاشق نافرمانی نہیں کر سکتا بلکہ محبوب کے ہر حکم پر مرمٹنے کو تیار ہو جاتا ہے اسے لٹ کر اور مٹ کر مزا آتا ہے۔ عاجزی اس کا شیوہ اور اطاعت اس کی زندگی بن جاتی ہے۔ محبت کی فطرت ہی یہی ہے کہ وہ ہر چیز محبوب کی راہ میں قربان کرنے کے لئے بیقرار رہتی ہے اور سچے تو یہ ہے کہ محبت میں کچھ نثار کرنے کے بعد بھی مطمئن نہیں ہوتی یہی چاہتی ہے۔ کہ ہزار جان ہوتی۔ تو نثار کر دی جاتی۔

انسان کا مقصد حیات تو اللہ تعالےٰ کی معرفت اور اس کا وصال ہے۔ مگر اس کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ نفس امارہ ہے۔ یہ بڑا سرکش اور فتنہ سامان ہے اس کا ذبح کرنا بے حد مشکل ہے یہ صحیح ہے کہ جب تک نفس نہ مرے دل زندہ نہیں ہوتا۔ اور جب تک دل زندہ نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ کی محبت پیدا نہیں ہو سکتی۔ پس نفس کو مارنے کا صرف ایک ہی علاج ہے اور وہ محبت ذات باری ہے۔ محبت ہی دل میں عاجزی اور مسکینی پیدا کر دیتی ہے۔ اور جب عاجزی اور فروتنی پیدا ہو جائے۔ تو نفس خود بخود مر جاتا ہے مولانا روم نے صحیح کہا ہے۔ کہ عشق ہی نفس کی کل بیماریوں کا علاج ہے ؎

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما
اے طبیب جملہ علت ہائے ما

اگر انسان کے دل میں محبت الٰہی پیدا ہو جائے تو تمام برائیاں خود بخود مٹ جاتی ہیں فروتنی اور عاجزی آ جاتی ہے۔ اور یہی عجز و نیاز محبت کا دوسرا نام ہے۔ ؎

کھڑکی جمال یار کی ہے عجز و انکسار
سب سے بڑا حجاب سر پر غرور ہے

(مصلح موعود)

مبارک ہے وہ دل جو اللہ تعالےٰ کی محبت سے سرشار رہے اور بقول حضرت مسیح موعود۔ اللہ تعالےٰ کی محبت اس کی تسبیح اور اس کے احسانات کو بار بار یاد کرنے سے پیدا کی جا سکتی ہے۔

ایک درخواست

جملہ قائدین مجالس و ناظمین اطفال الاحمدیہ سے درخواست ہے۔ کہ وہ مجلس اطفال الاحمدیہ کی کارگذاری کی رپورٹ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ سے قبل مرکز کو ضرور روانہ کر دیا کریں۔ جزاکم اللہ۔

سیکرٹری عمومی

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۸۴۸

میں عبدالعزیز خان ولد مولوی عبدالرحمٰن صاحب مرحوم قوم جٹ بدن پیشہ دکانداری عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی ساکن قاضی احمد ضلع نوشہرہ شاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۶/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱- زرعی زمین عیسیٰ آباد مالیتی -/۳۰۰۰

میں اپنی مندرجہ ذیل جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا ہوں اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد:- عبدالعزیز خان

گواہ شد:- انعام الرحمٰن انور سلیتھ انسپکٹر وصیت ۱۳۸۰/۱

گواہ شد:- عبدالقدیر صدر جماعت احمدیہ قاضی احمد وصیت ۶۱-۶

مسل نمبر ۱۹۸۶۷

میں معراج بیگم بیوہ مرزا جمیل بیگ صاحب مرحوم قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۷۱ سال بیعت ۱۹۱۳ء ساکن بھائی پھیرو حال ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

زرعی زمین ۱۲ کنال کل مالیتی ۳۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- معراج بیگم

گواہ شد:- مرزا انور بیگ

گواہ شد:- سید احمد ربوہ

مسل نمبر ۱۹۸۶۶

میں رحمت بی بی زوجہ منشی عبدالرحیم صاحب قوم نیل۔ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی ساکن محلہ اسلامیہ ہائی سکول جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۲/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند ۳۰۰

۲- زیور طلائی ایک تولہ مالیتی ۲۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہا:- رحمت بی بی

گواہ شد:- عبدالوہاب احمد شاہد جہلم

گواہ شد:- عبدالحلیم مشین محلہ جہلم

مسل نمبر ۱۹۸۷۷

میں محمودہ بیگم زوجہ حاجی نذیر احمد صاحب قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی ساکن محلہ دارالیمن ربوہ جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱۲/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰

۲- سونا ایک تولہ ۱۳۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہا:- محمودہ بیگم

گواہ شد:- مرزا سلطان احمد زعیم دارالیمن غربی ربوہ۔

گواہ شد:- صادقہ ثریا۔ صدر لجنہ دارالیمن غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۸۷۸

میں مرزا سلطان احمد ولد مرزا نذیر احمد صاحب قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی ساکن محلہ دارالیمن ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ مجھے بطور جیب خرچ کے مبلغ -/۱۰ روپیہ ماہوار ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- مرزا سلطان احمد ولد حاجی مرزا نذیر احمد صاحب نذیر کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ۔

گواہ شد:- میر احمد پرویز ولد محمد الدین صاحب محلہ دارالنصر غربی ربوہ

گواہ شد:- سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۸۸۱

میں شاہ محمد حامد ولد میاں ملا خان صاحب قوم گوندل جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال بیعت ابتداء ۱۹۶۸ء ساکن موضع دولت پور ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۹۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- شاہ محمد حامد گوندل کارکن دفتر ماہنامہ تحریک جدید ربوہ۔

گواہ شد:- محمد شجاعت علی ریٹائرڈ انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ کوارٹر نمبر ۹ ربوہ

گواہ شد:- سید بشیر احمد گولبازار ربوہ

مسل نمبر ۱۹۸۸۳

میں محمد نفیس چوہدری ولد محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی مربی سلسلہ احمدیہ قوم جٹ (ریاڑ) پیشہ ملازمت عمر ۲۰½ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لائلپور ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اکتوبر ۱۹۶۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

قطعہ اراضی سوا تین مرلہ واقع محلہ کریم نگر لائلپور مالیتی -/۱۶۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۵۵ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- محمد نفیس چوہدری مسجد احمدیہ لائلپور

گواہ شد:- احمد حسین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لائلپور

گواہ شد:- محمد اسمٰعیل دیالگڑھی مربی سلسلہ احمدیہ انچارج شیخوپورہ

درخواست دعا

مکرم ملک فضل احمد صاحب ربوہ ایبٹ آباد بفضلہ تعالیٰ روبصحت ہیں۔ لیکن جسمانی کمزوری ابھی کچھ باقی ہے احباب جماعت کامل صحت کے لئے دعا فرماویں۔ (منشی سردار محمد دارالیمن ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

شاہ حسین پاکستان کا دورہ کریں گے

اسلام آباد ۱۰ فروری۔ اردن کے شاہ حسین پاکستان کے ایک ہفتے کے سرکاری دورے کے لئے ۱۴ فروری کو یہاں پہنچیں گے تو ان کا پرجوش خیرمقدم کیا جائے گا۔ صدر یحییٰ خان چک لالہ کے ہوائی اڈے پر ان کا استقبال کریں گے۔ انہیں گارڈ آف آنر پیش کیا جائیگا۔ اور سلامی دی جائے گی۔

پروگرام کے مطابق شاہ حسین پشاور، تربیلا، سرگودھا اور مشرقی پاکستان کا دورہ کریں گے۔ چونکہ عید الضحیٰ شاہ حسین کے دورے کے دوران ہی ہوئی ہے اس لئے امکان ہے کہ وہ نماز عید صدر کے ساتھ پڑھیں گے۔

پانچ عرب سربراہوں کا اعلان

قاہرہ ۹ فروری۔ عرب ممالک کے سربراہوں نے اعلان کیا ہے کہ وہ کھوئے ہوئے عرب علاقوں کو اسرائیل سے واپس لیں گے۔ انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ اسرائیل کے خلاف ان کی جدوجہد بالآخر کامیابی سے ہمکنار ہوگی پانچ عرب ملکوں کے سربراہوں کا اجلاس ختم ہونے پر ایک مشترکہ بیان جاری کیا گیا ہے جس میں اسرائیل کو مالی اور مادی امداد دینے پر امریکہ کی مذمت کی گئی ہے عرب سربراہوں نے کہا ہے کہ امریکہ نے اسرائیل کی مسلسل حمایت کر کے مشرق وسطیٰ اور دنیا کے امن کے لئے سنگین خطرہ پیدا کر دیا ہے۔

یاسر عرفات ماسکو روانہ ہو گئے

قاہرہ ۱۰ فروری۔ تحریک آزادی فلسطین کے سربراہ یاسر عرفات کل ماسکو روانہ ہو گئے ہیں۔ الفتح کے مجاہد الصاعقہ اور فلسطین کی فوجی آزادی کی تنظیم کے کمانڈر بھی ان کے ہمراہ گئے ہیں۔ فلسطینی عربوں کا یہ پہلا فوجی اور سیاسی وفد ہے جو روسی لیڈروں کے ساتھ فلسطینی عوام کی جدوجہد آزادی کے بارے میں بات چیت کرے گا۔ معتبر ذرائع نے کہا ہے کہ وفد کے ارکان فلسطینی چھاپہ ماروں کی فوجی ضرورتوں خاص طور پر طیارہ شکن توپیں سپلائی کرنے کے سوال پر بات چیت کریں گے۔

ایرانی وزیر خارجہ کا اعلان

تہران ۱۰ فروری۔ ایران کے وزیر خارجہ جناب اردشیر زاہدی نے کہا ہے کہ اگر ایران پر حملہ کیا گیا تو دشمن کی توپ کا جواب توپ سے دیا جائے گا۔ اور حملہ آور کو تہس نہس کر دیا جائے گا۔

کل وہ سینیٹ کے ارکان اور ایرانی اخبار نویسوں کے ایک خاص اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت ایران نے ملک کے تحفظ کے لئے ہر قسم کے انتظامات مکمل کر لئے ہیں انہوں نے عراقی حکومت کے الزام کی تردید کی کہ گزشتہ ماہ بغداد میں حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش میں ایران بھی ملوث ہے۔

عراقی صدر کا اعلان

بیروت ۱۰ فروری۔ عراق کے صدر حسن البکر نے اعلان کیا ہے کہ ان کی حکومت سرحدوں پر فوجیں جمع کرنے اور اشتعال انگیز اقدامات کے خلاف بڑے ضبط سے کام لے رہی ہے کیونکہ وہ دنیا میں امن کی علمبردار ہے۔ آپ کل یوم انقلاب کی ساتویں تقریب کے موقع پر ریڈیو ٹیلی ویژن سے قوم سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم نے یہ رویہ اس لئے بھی اختیار کر رکھا ہے کہ ہم ہر سازش کو ناکام بنانے کی استطاعت رکھتے ہیں۔

ملکہ فرح پہلوی کی والدہ پاکستان کا دورہ کریں گی

اسلام آباد ۱۰ فروری۔ ایران کی مادر ملکہ سرکار عالیہ مادام فریدہ دیبا (ملکہ فرح پہلوی کی والدہ) الپا کی دعوت پر چار روزہ دورے کے پاکستان پہنچ رہی ہیں۔ وہ اس تنظیم کی ۲۰ ویں سالگرہ کی تقریبات میں شرکت کریں گی۔ وہ ۱۷ فروری سے ۲۱ فروری تک یہاں رہیں گی۔

یوگوسلاویہ کا تجارتی وفد ڈھاکہ پہنچ گیا

ڈھاکہ ۱۰ فروری۔ پاکستان کا دورہ کرنے والا یوگوسلاویہ کا تجارتی وفد کل صبح کراچی سے ڈھاکہ پہنچ گیا۔ وفد کے ارکان یہاں نیم خود مختار اداروں کے سربراہوں سے مل کر دونوں ملکوں کے درمیان تجارتی تعلقات بڑھانے کے لئے بات چیت کریں گے

عدن میں گرفتار ہونے والے وکیل پاکستانی نہیں

اسلام آباد ۱۰ فروری۔ فروری کو جنوبی یمن میں پاکستانی سفارت خانہ کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ مہینے عدن میں سی آئی اے کے ساتھ اپنے روابط کی وجہ سے اشرف خان انور اور وقار حسن انصاری نام کے جو دو وکیل گرفتار کئے گئے تھے ان میں سے کوئی بھی پاکستانی باشندہ نہیں ہے

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

جیسا کہ لجنہ کی عہدیداران کو علم ہے کہ اجتماع پر منعقد ہونے والی لجنہ کی شوریٰ کے موقع پر متفقہ طور پر اصلاح وارشاد کا چندہ نہ لینے کا فیصلہ کیا گیا تھا تاکہ لجنہ کے ممبری چندہ کی وصولی کی طرف پوری توجہ دی جائے۔ اس اعلان کے ذریعہ یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ آپ اپنے ممبری چندہ کے بجٹ کو سو فیصدی پورا کرنے کی کوشش کریں۔ آپ کی لجنہ کی کوئی احمدی عورت ایسی نہ رہے جو لجنہ کا ممبری چندہ نہ دے۔ اس چندے کی شرح بالکل معمولی ہے یعنی ۲۵ پیسے فی ممبر۔

جن لجنات کی طرف سے اکتوبر سے لے کر جنوری تک ممبری کا چندہ نہیں آیا انہیں یاد دہانی کے خطوط لکھے جا رہے ہیں۔ جس جس لجنہ کو یہ خط ملے وہ فوری طور پر چار ماہ کا اکٹھا چندہ بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

امانت فنڈ تحریک میں روپیہ کیوں رکھا جائے

اس لئے کہ:۔

- حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری کردہ تحریک ہے۔
- اس لئے کہ:۔ یہ ایک الہامی تحریک ہے۔
- اس لئے کہ:۔ امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے
- اس لئے کہ:۔ امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی

مزید تفصیلات کے لئے افسر امانت تحریک جدید ربوہ سے رجوع کریں۔

درخواست دعا

مکرم جمال الدین صاحب آمین نے نیا کاروبار شروع کیا ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار میں برکت ڈالے۔

(محمد نصیب عارف صدر حلقہ احمد کمرشل کالج۔ راولپنڈی)

۲۔ میرے محترم والد غلام حیدر صاحب بھٹی۔ (مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کے ماموں) کا میو ہسپتال لاہور میں جگر اور پتہ کا اپریشن مورخہ ۶/۲ بروز جمعہ ہوا ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کامیاب رہا ہے۔ دوست دعا کریں کہ خدا تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ (عبدالرحمٰن بھٹی۔ میانوالی)

۳۔ مکرم حکیم غلام احمد صاحب بھٹی آف کوٹ لکھپت لاہور بعض پیٹ نیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

(محمد انور حق معتمد مجلس خدام الاحمدیہ۔ حلقہ گنج مغلپورہ۔ لاہور)

درخواست دعائے مغفرت وجنازہ غائب

مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۷۰ء بمطابق ۲۶ ماہ صلح ۱۳۴۹ ہش مکرم عطا محمد خان صاحب احمدی قیصرانی کلاں ضلع ڈیرہ غازی خان کا جوان سال فرزند رشید احمد خان اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم مخلص احمدی نوجوان تھا۔ ابھی گذشتہ سال ہی میٹرک کا امتحان پاس کیا تھا مقامی جماعت کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے نماز جنازہ میں بہت کم دوست شریک ہوئے۔

احباب جماعت سے التماس ہے کہ نماز جنازہ غائب ادا فرمائیں اور دعا کریں کہ مولا کریم مرحوم کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور اس کے بوڑھے والدین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبدالواحد خان۔ احمدی معلم تونسہ شریف۔ ضلع ڈیرہ غازی خان)

زود جام عشق مشہور و معروف نسخہ اعصاب اور پٹھوں کی طاقت کا بے نظیر علاج۔ مکمل کورس گولیاں ۲۰ روپے۔ تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

خدا تعالیٰ کے حضور جھکنا اور اس سے دُعا کرنا سب اعمال سے زیادہ طاقتور عمل ہے

جب بھی بندہ مضطر ہو کر سچے دل سے خدا کو پکارتا ہے تو خدا ضرور اس کے پاس پہنچ جاتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الشعراء کے مقطعات طٰسٓمٓ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"خدا تعالیٰ کی دوسری صفت جس کی طرف ان مقطعات میں توجہ دلائی گئی ہے وہ اُس کی صفت سمیع ہے۔ اَلسَّمِیْعُ کے معنے ہیں کہ وہ لوگوں کی دعائیں سنتا اور انہیں قبول کرتا ہے اور یہ کہ اُس کے سوا نہ زندہ آدمی دوسروں کی دعائیں سُن سکتے ہیں اور نہ مُردہ۔ صرف خدا ہی ہے جو لوگوں کی دعائیں سُنتا اور ان کو قبول فرماتا ہے چنانچہ دیکھ لو۔ کوئی یورپ میں دعائیں مانگ رہا ہوتا ہے کوئی ایشیا میں دُعا مانگ رہا ہوتا ہے کوئی چین میں مانگ رہا ہوتا ہے۔ کوئی جاپان میں مانگ رہا ہوتا ہے۔ کوئی روس میں مانگ رہا ہوتا ہے کوئی مصر شام اور فلسطین میں مانگ رہا ہوتا ہے مگر خدا ان سب کی دعائیں سُن رہا ہوتا ہے۔ پس اس صفت کے ذریعے بنی نوع انسان کو اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ تمہارا خدا وہ ہے جو تمہاری دعاؤں کو سننے والا اور تمہاری تمام ضروریات اور حاجات میں کام آنے والا ہے۔ تمہیں جب بھی کوئی مشکل پیش آئے۔ تمہارا فرض ہے کہ تم خدا تعالیٰ کے حضور جھکو۔ اور اس سے دُعا کرو۔ اس کے لئے کسی مال کی ضرورت نہیں۔ کسی ہنر کی ضرورت نہیں۔ کسی طاقت اور قوت کی ضرورت نہیں۔ اگر کسی کے دونوں ہاتھ شل ہو چکے ہوں یا کوئی شخص اتنا نحیف اور کمزور ہو چکا ہو کہ وہ چارپائی سے اُٹھ کر نماز کی حرکات بھی ادا نہ کر سکے۔ تب بھی وہ دُعا کر سکتا ہے۔ کیونکہ دُعا ان چیزوں کی محتاج نہیں۔ وہ بے شک لیٹا رہے اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا چلا جائے بلکہ اگر اُس کی زبان پر فالج گرا ہوا ہے اور وہ دُعا کے لئے اپنی زبان بھی ہلا سکتا تو وہ دماغ میں ہی دعائیہ فقرات کو دہراتا رہے اور اگر اس کا دماغ بھی کام کرنے سے رہ جائے تو پھر اس کا زمانہ عمل ختم ہو جاتا ہے لیکن جب تک ایک انسان دُنیا میں رہتا ہے اور انسانیت کی حدود سے وہ اِدھر اُدھر نہیں ہوتا اس وقت تک ایک معذور سے معذور انسان بھی اس میں حصہ لے سکتا ہے یہاں تک کہ وہ گونگا جس کی زبان نہیں وہ بہرہ جس کے کان نہیں وہ مفلوج جس کے جسم کی حس ماری گئی ہو اور وہ گوشت کا لوتھڑہ بن کر چارپائی پر پڑا ہوا ہو وہ بھی اسی جوش و خروش سے اپنے رب سے دعا کر سکتا ہے۔ جس طرح ایک تندرست اور طاقتور انسان۔ غرض دُعا ایک ایسی چیز ہے جس نے دُنیا کے تمام چھوٹوں اور بڑوں اور امیروں اور غریبوں کو ایک سطح پر لا کر کھڑا کر دیا ہے اور دعا ہی وہ ہتھیار ہے جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ (النمل آیت ۶۳) وہ کونسی ہستی ہے جو بندہ کی دعائے مضطر سُن کر بے تاب ہو جاتی اور دوڑ کر اُس کے پاس آجاتی ہے فرمایا وہ میں ہوں۔ پس یہ عمل سب اعمال سے زیادہ طاقتور ہے بے شک نماز بھی ایک ضروری چیز ہے روزہ بھی ایک ضروری چیز ہے۔ زکوٰۃ بھی ایک ضروری چیز ہے۔ حج بھی ایک ضروری چیز ہے جہاد بھی ایک ضروری چیز ہے مگر دعا وہ عمل ہے جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ اگر کوئی مجھے سچے دل سے پکارے تو میں ضرور اس کے پاس پہنچ جاتا ہوں۔ چنانچہ فرماتا ہے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ یعنی جب کبھی میرے بندے انسانی خداؤں سے ناامید ہو کر پوچھیں کہ ہمارا آسمانی خدا کہاں ہے۔ ہم پر تو فرعون اور نمرود نے اور شداد نے اتنا تصرف کر لیا ہے کہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم کہاں جائیں اور کس طرح ان کے مصائب اور آفات سے رہائی حاصل کریں تو تُو انہیں کہہ دے کہ تمہیں میرے پاس آنے کی ضرورت نہیں اِنِّیْ قَرِیْبٌ میں خود تمہارے قریب آیا ہوا ہوں"۔

(تفسیر کبیر سورۃ الشعراء صفحہ ۲۱۸ / ۲۲۸)

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات پر

ادارہ وقفِ جدید کی قرارداد تعزیت

ممبران وقف جدید انجمن احمدیہ و دیگر کارکنان وقف جدید کو حضرت ام مظفر احمد صاحبہ رضی اللہ عنہا بیگم صاحبہ تسمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ کی افسوسناک وفات سے سخت رنج اور صدمہ ہوا ہے۔ مرحومہ جماعت احمدیہ کی بلند پایہ خواتین میں سے تھیں۔ نہ صرف یہ کہ خود صحابیہ تھیں۔ بلکہ اُن خواتین مبارکہ" میں سے تھیں جن کا وعدہ الہام الٰہی کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا گیا تھا۔ علاوہ ازیں محترمہ مرحومہ بہت سی ذاتی خوبیوں کی مالک تھیں جن میں سے مہمان نوازی غریب پروری اور ہمدردی خلائق کے وصف آپ میں خاص طور پر نمایاں تھے۔ آپ باوجود لمبی بیماری کے صبر و شکر کے ساتھ حضرت تسمر الانبیاء رضی اللہ عنہ کی اور آپ کے ساتھ مل کر سلسلہ کی خدمات بجا لاتی رہیں۔ آپ کی اولاد کو بھی خدا تعالیٰ نے دینی و دنیوی لحاظ سے نوازا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات میں عظیم الشان بلندی فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے۔ آمین۔

ہم ممبران مجلس و کارکنان وقف جدید حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع حضرت بیگم صاحبہ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مع دیگر برادران و محترمہ صاحبزادی امۃ السلام بیگم صاحبہ مع دیگر ہمشیرگان اور جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دلی غم و الم کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس صدمہ جانکاہ کو "فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِیْلًا" کے ارشاد قرآنی کے مطابق برداشت کرنے اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے بے پایاں افضال کے جذب کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین"

ممبران مجلس و کارکنان وقف جدید (ربوہ)

ہماری عید

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :-

"بے شک ہمارے خدا نے ہمیں ظاہری طور پر خوشی منانے کا حکم دیا ہے اور اس لئے ہم خوشی مناتے ہیں لیکن ہمیں حقیقی خوشی اسی وقت حاصل ہوگی جب دُنیا میں ہر جگہ اسلام پھیل جائے گا۔ جب مساجد ذکر الٰہی کرنے والوں سے بھر جائیں گی اور جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کی حکومت دنیا کے چپہ چپہ پر قائم ہو جائے گی۔ ... ... ہماری سب سے بڑی عید اس وقت ہوگی جب اسلام دنیا کے کناروں تک پھیل جائے گا اور دنیا کے کونے کونے سے اللہ اکبر کی آوازیں اٹھنا شروع ہو جائیں گی"۔

ہماری جماعت کے تمام مردوں، عورتوں اور بچوں کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے نام کو اکناف عالم میں بلند کرنے کے لئے تحریک جدید کے مالی جہاد (تراجم قرآن کریم، تعمیر مساجد اور اشاعت اسلام) میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ ہماری زندگیوں میں بھی حقیقی عید حاصل ہو جائے اور ہم اللہ تعالیٰ کے ہر قسم کے انعامات کے وارث ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اعلان نکاح

محترم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مورخہ ۱۲/۶۹ کو عزیزم مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب۔ ابن چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم آف فیروز والا ضلع گوجرانوالہ کا نکاح عزیزہ شمیم اختر دختر چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم چک ۲۶ شمالی ضلع سرگودھا کے ساتھ بعوض مبلغ ۱۵۰۰ روپے حق مہر پڑھا اور دعا کی۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ رشتہ بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین (مسعود احمد سوہاوی۔ کارکن دفتر ناظر اعلیٰ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴